حصہ انگریزی ماہ کی ۶-۱۳-۲۰-۲۷ تاریخ کو قادیان سے نکلتا ہے،

ایل نمبر ۲۲۹۶

ہفتہ واری یا ہر پانچ دفعہ اصرار

قیمت فی پرچہ ۱ر

بدر

قادیان

ایڈیٹر سید قاسم علی احمدی،

جلد (۱۳) | قادیان مورخہ ۱۳ر اگست ۱۹۲۸ء مطابق ۲۶ر صفر ۱۳۴۷ھ ہجری | نمبر (۱۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑھا بڑھا کے داڑھی ہزاروں لیڈر بن گئے

(از رحمت اللہ صاحب شاکر قادیانی)

خدا کی شان کہ ہیں ہم پہ معترض وہ بھی
ہے جنکا جامۂ اعمال وقفِ صد پیوند

نہ جنکا مذہب و مسلک ہے کوئی اور نہ اصول
ہے جنکے دین کی قیمت اگر تو پیسے چند

نہ جنکو قوم کی پروا نہ فکر ملت کی
زمانہ میں ہیں فقط لیڈری کے خواہشمند

ہے جنکے دوش پہ ہر دم ردائے مکر و فریب
دروغگوئی کا شیوہ ہی جنکو دلپسند

زباں جنکی ہے وقفِ ستائشِ اغیار
غریب قوم کو نیچا دکھا رہے ہیں سخت گزند

وہ جنکے ہاتھ سدا نالاں ہے ہر شریف و نجیب
وہ گند کھاتا ہی جن کی زبان کی سوگند

وہ لاکھ جبہ و دستار سے مزین ہوں
بڑھا بڑھا کے وہ داڑھی ہزاروں لیڈر بن گئے

مگر ہیں موسیٰ فرعون گھر کے بھیدی بھی
وہ ڈھا کے لنکا کو کر دینگے خاک کا پیوند

بگوشِ ہوش تو بشنو کلام یا غافل
کہ ایں قیام مصر اے قناعت پرورے چند

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ بفضلہ تعالےٰ خیریت سے ہیں۔ اور درس قرآن مجید ۸ر اگست سے شروع ہو گیا ہے۔ جو ڈھائی سے لیکر ۵ بجے تک پھر بعد عصر ۶ سے ۷ بجے تک مسجد اقصےٰ میں ہوتا ہے۔

(۲) درس کے لئے خدا کے فضل سے بہت سے دوست دُور دُور سے تشریف لائے ہیں۔ مثلاً حیدر آباد دکن۔ بھاگلپور۔ شملہ۔ دہلی۔ انبالہ۔ ضلع ہوشیار پور۔ ضلع ملتان وغیرہ وغیرہ مقامات۔

(۳) بارش کے نہ ہونے سے گرمی سخت بڑھ گئی ہے۔ فصلوں کا بہت نقصان ہو رہا ہے۔ آثار قحط نمودار ہیں۔ اللہ تعالےٰ رحم کرے۔ آمین:۔

(۴) نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ لاہور کے سرگرم کارکن اور پُرجوش مبلغ مولوی چراغ الدین صاحب زرگر ۱۱ر اگست ۲۸ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جن لوگوں کو مرحوم سے ملاقات کا کبھی موقعہ ہوا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ آپ ایک نہایت ہی مخلص با اخلاق اور باذوق احمدی تھے۔ اور سلسلہ کی اشاعت کے لئے ایک دردمند دل رکھتے تھے۔ مرحوم کے پانچ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ احباب دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریقِ رحمت کرے۔ اور بچوں کا کفیل اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین:۔

ہمیں مرحوم کے پسماندگان سے دلی ہمدردی ہے اللہ تعالیٰ انکو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر پیغام کے مزخرفات کا جواب

اس زلف پہ پھبتی شب دیجور کی سوجھی،
اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی،

پیغام صلح مطبوعہ ۲۴ جولائی نمبر ۹۴ میں مدیر پیغام نگوم الفضل کے "خاتم النبیین نمبر" میں جو مکرمی اخویم ذوالفقار علی خان صاحب کا ایک مضمون طبع ہوا تھا۔ اس پر عجیب و غریب ایک نکتہ سوجھا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قائمقام تمام نبیوں کے ہیں۔ تو پھر کسی نبی کے آنے کی کیا ضرورت ہے۔ حالانکہ صاحب مضمون نے خاتم النبیین کے یہ معنی کرتے ہوئے خود لکھا ہے۔ کہ خاتم النبیین کے یہ معنے نہیں ہو سکتے۔ کہ آپ کی آمد سے نبوت کا بتمامہ دروازہ بند ہو گیا۔ بلکہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی تھے۔ ایسے نبی ضرورت کے وقت ہمیشہ آیا کرینگے۔ جو حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبع اور پیرو ہونگے۔ اور آپ کی شریعت کی ترویج و اشاعت کرینگے۔ جو عبارت مدیر پیغام نے نقل کی ہے۔ اوس کے اوپر کی عبارت کو بھی دیانتداری سے نقل کر دیتا۔ تو وجود ہو کہ اس نے دنیا کو دیا ہے۔ وہ نہ دے سکتا۔ اور وہ عبارت یہ ہے۔

"پس لازمی نتیجہ یہ نکلا۔ کہ قرآن پاک تمام صحف مطہرہ کا مجموعہ اور مکمل نسخہ ہے۔ اور تمام پاک تعلیمیں جو دوسرے انبیاء کو دی گئی ہیں اور جو مستقل تعلیمات تھیں۔ وہ سب اس میں موجود ہیں۔ اور انسانی ضروریات اور ترقیات کے لئے کامل رہنما صرف قرآن کریم اور کامل نمونہ حسنات و صفات کاملہ کا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات ہے۔ اور تمام انبیاء کا وارث اور قائمقام محمد رسول اللہ ہے۔ اور اسی لئے دوسرے معنوں میں وہ خاتم النبیین ہے یعنے مُہر ہے تمام نبیوں کی مُہر تحریر احکام میں راقم یا حاکم کی قائمقام ہوتی ہے پس تمام نبیوں نے جو احکام خداوندی مستقل تعلیم روحانی کے متعلق دنیا کو اپنے اپنے وقت اور اپنے اپنے ملک میں پہنچائے۔ وہ سب بشکل کامل قرآن میں موجود ہیں۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اس کا صحیح اور اتم نمونہ ہے۔ آپؐ کی ذات میں تمام نبیوں کا نمونہ موجود ہے۔ کیونکہ سب کی تعلیم قرآن میں ہے۔ اور آپؐ قرآن کے اکمل اور اتم حامل و عامل ہیں۔ اسی طرف اشارہ شاعر نے کیا ہے۔ جبکہ اس نے یہ شعر لکھا تھا۔

جز یوسف دم عیسےٰ ید بیضا داری،
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری (الفضل ۱۵)

اس کے بعد وہ فقرہ ہے۔ جو پیغام نے درج کیا ہے۔ اب اس سے کوئی پوچھے کہ اس تحریر میں گذشتہ نبیوں کی شرائع اور تعلیمات روحانی مستقلہ کا ذکر ہے۔ یا آنے والے نبیوں کا۔ قائم مقامی نبی کریم صلعم کی۔ احکام شریعت میں مذکور ہے۔ یا کسی اور امر میں۔ جبکہ شریعت ختم ہو چکی ہے۔ تو پھر نہ جدید شریعت کے آنے کا کوئی موقعہ ہے۔ نہ اگلے صاحب شریعت کے قائمقامی کا اس مضمون سے کوئی تعلق ہے یہ بات صریح طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں سے ملتی ہے۔ آپ کا یہ شعر ہی کافی شہادت ہے۔

"ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے"

مگر مدیر پیغام کی آنکھوں پر تو اپنے امیر کی تقلید کی پٹی بندھی ہے۔ اُسے سوائے عیب کے "مفسدین قادیان" میں کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ سچ کہا ہے۔ "ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیبست"

اس کے "امیر ایدہ اللہ" پر اللہ رحم فرماوے۔ اس کی اپنی آنکھیں بصیرت سے محروم ہیں۔ بقول شخصیکہ "بدوزد طمع دیدۂ ہوشمند" دنیوی جاہ و مرتبت نے ان سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقیقی تقلید و حقیقی تعلیم چھڑائی اور دنیا کو خوش کرنے کے لئے نئی تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کی۔ تاکہ دنیا کمائی جا سکے۔ یہ طمع نفسانی یہاں تک تو نیچے گرا چکی ہے۔ کہ حضرت سرور کائنات کے ذکر خیر میں نہ صرف شرکت ہی نہیں کی بلکہ ایڑی چوٹی کا زور لگا کر لوگوں کو شرکت سے روکا کیوں صرف اس لئے کہ کہیں ۲۵ ہزار کا جو اعلان سرزمین قادیان سے ہوا ہے۔ وہ ہم سے نکلکر وہاں نہ جا پہنچے۔ ورنہ اس مخالفت کے ذکر کے ساتھ جو عقائد کی بنا پر کئے گئے تھے۔ ۲۵ ہزار کا ذکر کیوں تھا۔ اصل وجہ مخالفت ۲۵ ہزار کے الفاظ تھے۔ جن کی وجہ سے آپ کے منہ سے پانی کے نالے بہ گئے۔ اور پھر جو کچھ اس منبع گندگی سے نکلا ہے۔ اوس کو دیکھتے ہوئے آپ کے منہ کو پیغام کے بدرونہ کہیں تو کیا کہیں۔ پس جب امیر کو سوائے عیب کے کچھ اور نظر نہیں آتا۔ تو مقلدین کو کیا نظر آئے گا۔ "اندھا راجہ چوپٹ نگری"

ہم مدیر کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ ہوش و حواس سنبھال کر قادیان سے صف ارائی کرنا۔ ورنہ ساری بخیہ اُدھیڑ جائیگی۔ ڈاکٹر صاحبان کہاں کہاں پہائے رکھیں گے۔

تصحیح

گذشتہ پرچہ میں جو سلسلہ کی خبریں صفحہ اول پر درج ہوئی ہیں انہیں کتابت کی غلطی سے ہمشیرہ مکرمہ صالحہ بیگم صاحبہ کے والد بزرگوار محترم پیر منظور محمد صاحب کی جگہ انکے چچا پیر افتخار احمد صاحب کا نام لکھا گیا ہے۔ اور فسٹ ڈویژن میں پاس ہی غلط ہے بلکہ وہ تمام پنجاب میں فسٹ نمبروں پر کامیاب ہوئی ہیں۔ اس غلطی کی ہم معافی چاہتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ر اگست ۱۹۲۸ء

امیر پیغام کا جرم سے اقبال

معزز ہمعصر "الفضل" ۲۰ر جولائی ۱۹۲۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی ڈلہوزی کی ڈائری طبع ہوئی تھی جس میں سردار حبیب اللہ صاحب بیرسٹر ایٹ لاء لاہور کا مکالمہ بہ تقریب دعوت چائے نقل کیا تھا۔ اس پر وہ دری کے ہوتے ہی لائل پور سے امیر پیغام کے کسی "ایک دوست" نے صداقت شعار "امیر ایدہ اللہ" کی خدمت بابرکت میں عریضہ لکھا۔ کہ الفضل میں ایسا ایسا آپ کی طرف جو منسوب کیا گیا ہے۔ یہ کیا قصہ ہے۔ پھر کیا تھا ؎

جب اس کے مقابل مرے زخم جگر آئے
تب مولوی صاحب کو بھی تارے نظر آئے

بہت سٹ پٹائے اپنی پردہ دری پر چھپائے۔ کوشش کرتے ہیں۔ کہ کوئی بات بن آئے۔ مگر کچھ بنتا نظر نہیں آتا۔ لائل پوری "دوست" آگ جان کھائے جاتا ہے۔ دوسرے حاشیہ نشین بگڑے چلے جا رہے ہیں۔ کہ حضور کے راز فاش ہو گئے۔ اس پر کوئی جالی دار پردہ ہی ڈال دیں۔ جواب دیئے بغیر امارت گری جاتی ہے۔ مگر جواب دیں۔ تو سردار حبیب اللہ صاحب سے ندامت آتی ہے۔ بہر حال "مرتا کیا نہ کرتا" آپ نے بات بنانی چاہی اگرچہ بن نہ آئی۔ مگر سے تو جان چھڑائی۔ لکھا تو یہ لکھا کہ

(۱) "مجھے یقین ہے۔ کہ یہ الفاظ (الفضل میں) سردار صاحب کو دکھا کر شائع نہیں کئے گئے۔ میری جو گفتگو سردار صاحب سے ہوئی۔ وہ اس ذیل میں تھی۔ کہ سردار صاحب نے مجھ سے ذکر کیا۔ کہ میاں صاحب کا پرائیویٹ سکرٹری میرے اور شیخ رحمت اللہ صاحب کے پاس آیا تھا۔ اور ایک بڑی لمبی تمہید کے بعد یہ مدعا ظاہر کیا۔ کہ میاں صاحب ڈلہوزی کے سرکردہ مسلمانوں کو ایک چائے کی دعوت دینا چاہتے ہیں۔ جس میں مسلمانوں میں باہمی اتحاد کی تلقین کریں گے۔ اور کچھ غلط فہمیوں کا ازالہ کرنا چاہتے ہیں۔ جو ان کے متعلق پھیلائی جا رہی ہیں۔"

(پیغام ۲۷ر جولائی ۱۹۲۸ء)

اتنی روایت تو آپ نے معلوم ہوتا ہے کہ اپنی پاکٹ بک سے نقل کی ہے۔ اگلا حصہ صداقت مآب محض یاد سے فرماتے ہیں۔ کہ

"یہ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ سردار صاحب نے کہا کہ انہوں نے (یعنے سردار صاحب نے حضرت فضل عمر ایدہ اللہ کے پرائیویٹ سکرٹری کو) جواباً کہا۔ کہ مسلمانوں میں اتحاد کی تلقین کا کیا مطلب ہے۔ جب سارے مسلمانوں کو میاں صاحب کافر قرار دیتے ہیں۔"

اس سے آگے دور از کار اور بے مطلب امور بیان کرتے کرتے فرماتے ہیں۔ کہ پرائیویٹ سکرٹری نے یہ کہا کہ اہل پیغام نے ہمارے جلسہ ۱۷ر جون پر مخالفت کا اشتہار شائع کیا ہے۔ اس پر میں (مولوی محمد علی) نے یہ کہا تھا کہ اشتہار کے شائع کرنے والے انکے اپنے مرید ہیں۔ جنہوں نے قادیان سے یہ اشتہار شائع کیا ہے۔ (پیغام ۲۷ر جولائی ۲۸ء)

لما تقولون مالا تفعلون

ہمارے ناظرین! آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ کہ ماشاء اللہ "امیر ایدہ اللہ" نے جو لکھا ہے۔ یہ سارا بیان یعنے سردار صاحب نے ان سے جو کہا اور انہوں نے جو کچھ سردار صاحب کو جواب دیا۔ یہ سب سردار صاحب کی تصدیق کرا کر پیغام میں شائع کیا ہے۔ کیونکہ یہ تو ممکن نہیں۔ کہ جس جرم کا ارتکاب ہمعصر "الفضل" نے کیا تھا۔ کہ بغیر سردار صاحب کو دکھائے جو جا ہا لکھ دیا۔ وہی گناہ صداقت شعار "امیر ایدہ اللہ" کب کرنے لگے تھے۔ انہوں نے تو سب لکھکر سردار صاحب سے تصدیق کرا کر یا انکو پاس بٹھا کر لکھا اور شائع کیا ہے۔ اسلئے یہ سب بیان تو صحیح سمجھنا چاہیئے۔ بھلا ڈبل مترجم قرآن امیر پیغام لما تقولون مالا تفعلون کے مطابق کس طرح کر سکتے تھے۔ ضرور بالضرور "حضرت امیر ایدہ اللہ" نے اول تو خود ورنہ دست محمد صاحب ایڈیٹر پیغام کو ہی لکھدیا ہوگا۔ کہ سردار صاحب سے تصدیق کرا کر یہ مضمون شائع کرنا۔ تا ایسا نہ ہو کہ وہی الزام جو اپنی نادانی سے بینے معزز "الفضل" پر لگایا ہے مجھ پر عائد ہو جائے۔ اس لئے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سردار صاحب نے "امیر ایدہ اللہ" کا بیان پڑھکر اس میں سے وہ حصہ قلمزن کر دیا ہے جس کا جواب صادق مجیب نے بڑے جوش سے دیا ہوگا۔ جو "الفضل" میں اس طرح شائع ہوا ہے۔ کہ حضرت اولوالعزم خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے سردار صاحب سے فرمایا۔ کہ

معلوم نہیں مولوی محمد علی صاحب نے کسطرح کہہ دیا کہ (ہمارا اس جلسہ کی مخالفت میں کوئی ہاتھ نہ تھا۔ یہ اور لوگ ہیں۔ جنہوں نے (پمفلٹ مذکور) شائع کئے ہم تو اس تحریک کو بہت اچھا سمجھتے ہیں۔ حالانکہ) پمفلٹ ان کے سکول کے لڑکوں نے لاہور میں تقسیم کئے۔ ان کی احمدیہ بلڈنگ کے دفتر سے لوگوں نے حاصل کئے۔ بیرونجات میں انکے ہمخیالوں کو بھیجے گئے۔ پھر مضمون بتا رہا ہے کہ کسی غیر احمدی نے نہیں لکھا۔ بلکہ انہی لوگوں میں سے کسی نے لکھا ہے۔ اس موقعہ پر وہ پمفلٹ سردار صاحب کو دکھایا گیا۔ تو دیکھتے ہی انہوں نے کہدیا۔ میں سمجھ گیا۔ یہی ٹریکٹ مولوی محمد علی صاحب کے ایک خط کے ساتھ چند دن ہوئے ان کا آدمی میری کوٹھی پر دے گیا تھا۔ اب بات صاف ہو گئی ہے۔"

(الفضل ۲۰ر جولائی ۲۸ء ص۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ جس شہادت سے "امیر ایدہ اللہ" کھلے کھلے مجرم ایک غیر جانبدار کی زبان سے ثابت ہو گئے ہوں۔ اور ان کا اس جرم سے انکار انکو دروغ بیانی کا ملزم بنا دیتا ہے۔ اس کے متعلق تو وہ ایک حرف بھی جواب میں نہ لکھیں اور فضول باتیں لکھ کر اپنے "دوست" لائل پوری کی اشک شوئی کر دیں۔ مولوی صاحب نے تو ضرور اس کا جواب لکھا ہو گا۔ مگر اس کو جھوٹ سمجھکر سردار صاحب نے کاٹ دیا۔ کیوں میاں دوست محمد صاحب یہی بات صحیح ہے یا کچھ اور؟

ہمارا الزام دیکھو ہمارا الزام تم پر یہ ہے کہ پمفلٹ مذکور پیغام پارٹی کی شرارت سے ۱۷ ارجون کے جلسوں کو ناکامیاب کرنے کی غرض سے لکھا اور چھپا اور تقسیم کیا گیا۔ جس کا ثبوت سردار صاحب نے دیدیا کہ بیشک مولوی صاحب نے یہی پمفلٹ اپنے خط کے ساتھ میری کوٹھی پر بھیجا تھا۔ اس الزام سے تمہارا "امیر ایدہ اللہ" انکار کر گیا۔ کہ نہیں ہمنے یہ پمفلٹ نہیں شائع کیا۔ انکے مریدوں نے ہی کیا ہے۔ اور ہم تو اس تحریک کو بہت اچھا سمجھتے ہیں۔ اس دروغ بیانی کی اصلاح اس طرح ہوئی تھی۔ کہ صاف لفظوں میں بجائے دو کالم پیغام کے سیاہ کرنے کے چند سطروں میں لکھ دیا جاتا۔ کہ نہ ہمنے اس پمفلٹ کو لکھایا لکھایا نہ چھاپا یا چھپوایا نہ تقسیم کیا یا کرایا نہ ہمارے سکول کے لڑکوں نے اس کو ہاتھ لگایا۔ نہ ہماری پیغام بلڈنگ میں یہ آیا۔ نہ ہماری بلڈنگ سے اس کے پیکٹ روانہ ہوئے نہ کسی کو ہم نے بھیجا۔ نہ ہمارا آدمی "امیر ایدہ اللہ" کے خط کے ساتھ یہ پمفلٹ سردار صاحب کی کوٹھی پر دے آیا۔ یہ سب کچھ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کے مریدوں نے ہی کیا ہے۔ یا سردار صاحب نے عمداً جھوٹ فرمایا یا الفضل نے سردار صاحب کی طرف ایک جھوٹا واقعہ منسوب کر دیا۔ مگر ان باتوں میں سے یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ جس شہادت سے "امیر ایدہ اللہ" کھلے کھلے مجرم ایک غیر جانبدار کی زبان سے ثابت ہو گئے ہوں۔ اور ان کا اس جرم سے انکار انکو دروغ بیانی کا ملزم بنا دیتا ہے۔ اس کے متعلق تو وہ ایک حرف بھی جواب میں نہ لکھیں اور فضول باتیں لکھ کر اپنے "دوست" لائل پوری کی اشک شوئی کر دیں۔ مولوی صاحب نے تو ضرور اس کا جواب لکھا ہو گا۔ مگر اس کو جھوٹ سمجھکر سردار صاحب نے کاٹ دیا۔ کیوں میاں دوست محمد صاحب یہی بات صحیح ہے یا کچھ اور؟

ہمارا الزام دیکھو ہمارا الزام تم پر یہ ہے کہ پمفلٹ مذکور پیغام پارٹی کی شرارت سے ۱۷ ارجون کے جلسوں کو ناکامیاب کرنے کی غرض سے لکھا اور چھپا اور تقسیم کیا گیا۔ جس کا ثبوت سردار صاحب نے دیدیا کہ بیشک مولوی صاحب نے یہی پمفلٹ اپنے خط کے ساتھ میری کوٹھی پر بھیجا تھا۔ اس الزام سے تمہارا "امیر ایدہ اللہ" انکار کر گیا۔ کہ نہیں ہمنے یہ پمفلٹ نہیں شائع کیا۔ انکے مریدوں نے ہی کیا ہے۔ اور ہم تو اس تحریک کو بہت اچھا سمجھتے ہیں۔ اس دروغ بیانی کی اصلاح اس طرح ہوئی تھی۔ کہ صاف لفظوں میں بجائے دو کالم پیغام کے سیاہ کرنے کے چند سطروں میں لکھ دیا جاتا۔ کہ نہ ہمنے اس پمفلٹ کو لکھایا لکھایا نہ چھاپا یا چھپوایا نہ تقسیم کیا یا کرایا نہ ہمارے سکول کے لڑکوں نے اس کو ہاتھ لگایا۔ نہ ہماری پیغام بلڈنگ میں یہ آیا۔ نہ ہماری بلڈنگ سے اس کے پیکٹ روانہ ہوئے نہ کسی کو ہم نے بھیجا۔ نہ ہمارا آدمی "امیر ایدہ اللہ" کے خط کے ساتھ یہ پمفلٹ سردار صاحب کی کوٹھی پر دے آیا۔ یہ سب کچھ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کے مریدوں نے ہی کیا ہے۔ یا سردار صاحب نے عمداً جھوٹ فرمایا یا الفضل نے سردار صاحب کی طرف ایک جھوٹا واقعہ منسوب کر دیا۔ مگر ان باتوں میں سے

آپکے "امیر ایدہ اللہ" کسی کے متعلق ایک حرف تک نہیں لکھتے۔ بیہودہ باتیں دور از مطلب امور لکھکر دروغگو یا حافظہ نباشد پر فوراً آ جاتے ہیں اور بعد از انکار یہ اقرار کر کے اقبالی مجرم بن دکھاتی ہیں کہ

"البتہ میں نے سردار صاحب سے یہ کہا تھا کہ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر لیکچر ہوں۔ تو یہ بہت ہی اچھا کام ہے۔ اور اس کے ساتھ ہر شخص کو ہمدردی ہونی چاہیئے۔ مگر (ناظرین اس مگر کو دیکھئے کہ اس سے اب کیا پیدا ہوتا ہے) جن لوگوں کا ختم نبوۃ پر ایمان نہیں۔ اور آنحضرت صلعم کے بعد نبوت کا سلسلہ جاری کرتے ہیں۔ ان کا دنیا میں یہ اعلان کرنا کہ ہم یوم خاتم النبیین منائیں گے۔ دنیا کو دھوکہ دینا ہے۔ کہ لوگ یہ خیال کریں کہ واقعی یہ لوگ نبوۃ کو آنحضرت صلعم پر ختم مانتے ہیں"

یہ اس گفتگو کا خلاصہ لکھ کر آگے آپ نے اسی جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ جس سے اپنی جان بچانے کو یہ جھوٹ بولا تھا۔ کہ ہم اس تحریک کو اچھا سمجھتے ہیں۔ کیا اپنی زبان سے یہ نہیں مان لیا۔ کہ ہاں ہمنے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طرف سے اس تحریک کو پسند نہیں کیا گو فی نفسہ یہ تحریک اچھی ہے لیکن قادیان سے اس کا ہونا اچھا نہیں۔ بہرحال مولوی محمد علی صاحب نے اصل الزام سے خاموش رہ کر "الخاموشی نیم رضا" کے مطابق تسلیم کر لیا ہے۔ کہ بے شک یہ پمفلٹ ان کا ساختہ پرداختہ اور ان کی منصوبہ بازی کا نتیجہ ہے۔ جس کا جواب انکے پاس کچھ نہیں۔ بجز اوس حلف موکد بعذاب کے جو گذشتہ فاروق میں ہمنے ان سے چاہا ہے ۹ کالم میں پیغام پارٹی کا ایک اعلان ملاحظہ فرمایئے۔ جو اس زمانہ میں انہوں نے کیا تھا۔ جبکہ یہ احمدی اور مسیح موعود کے مصدق اور تابع فرمان کہلاتے۔ اور خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی ۱۸ انگشتہ بایوش سے تھراتے تھے۔

اہل پیغام کی طرف سے
ایک غلط فہمی کا ازالہ

(۱) "ہم خدا کو شاہد کر کے اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہم حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خادمین اولین میں سے ہیں۔ ہمارے ہاتھوں میں حضرت اقدس ہم سے رخصت ہوئے۔ ہمارا ہے کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے۔ اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے۔ اور آج آپکی متابعت میں دنیا کی نجات ہے۔ اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں اور کسی کیخیال طراں عقائد کو بفضلہ تعالیٰ چھوڑ نہیں سکتے"

(پیغام نمبر ۲۵ - ۷ ستمبر ۱۳ء صفحہ ۳)

(۲) "یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض احباب کو کسی نے غلط فہمی میں ڈال دیا ہے کہ اخبار پیغام کے ساتھ تعلق رکھنے والے احباب یا انمیں سے کوئی ایک سمجھتا ہے کہ ہم تمام احمدی جنکا کسی نہ کسی صورت سے اخبار پیغام صلح کیساتھ تعلق ہے خدا تعالیٰ کو جو دلوں کے بھید جاننے والا ہے۔ حاضر و ناظر جانکر علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی پھیلانا محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی۔ رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں اور جو درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے۔ اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ دنیا کی نجات حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے غلام حضرت مسیح موعود پر ایمان لائے بغیر نہیں ہو سکتی"

(پیغام مورخہ ۱۶ ؍ اکتوبر ۱۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ بلڈنگ لاہور سے بھٹہ صدائے آواز

احمدیہ بلڈنگس لاہور سے جو ہمارے غیر مبائعین کا اڈا ہے۔ ایک صاحب نے جو ماشاء اللہ اور سیر اور بھٹہ ہیں۔ دو سوالات کئے ہیں۔ (جو اخبار پیغام صلح مجریہ ۲۷ جولائی کے صفحہ پر مندرج ہیں۔) اور انہیں حضرت اقدسؑ کی نبوت پر فیصلہ کن دلیل ٹھہرایا گیا ہے۔ جیسا کہ صاحب موصوف لکھتے ہیں "بہت لمبی چوڑی ہو چکیں میں آج دو سوٹی باتیں حضرات کی خدمت میں عرض کر کے آخری فیصلہ چاہتا ہوں۔ جس سے یہ معلوم ہو جائے گا کہ ان لوگوں کا حضرت مسیح موعودؑ کو نبی قرار دینا کہاں تک صحیح ہے"۔

پہلا سوال آپ پیش کرتے ہیں۔ کہ "حدیث صحیح میں آیا ہے۔ کہ نحن معاشر الانبیاء لانورث ولا نورث ہم نبیوں کا گروہ نہ وراثت لیتے ہیں۔ نہ وراثت دیتے ہیں۔ اس حدیث کی سچائی پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مہر تصدیق ثبت کر دی۔ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر باغ فدک کو بیت المال میں داخل کر دیا۔ اور حضرت فاطمۃ الزہراء کے خلاف فیصلہ دیا"۔ اس کے آگے آپ لکھتے ہیں۔ کہ "حضرات قادیان اگر اس حدیث کو صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ تو حضرت مسیح موعودؑ کو نبی قرار دیتے ہوئے انہیں لازم ہے۔ کہ میاں صاحب سے مطالبہ کریں۔ کہ آپ کی جائداد قومی بیت المال میں داخل کر دیں۔ اور اگر وہ اس حدیث کو صحیح تسلیم نہیں کرتے۔ تو وہ بتائیں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے اس فعل کو وہ کیا سمجھتے ہیں"۔

دوسرا سوال آپ کا یہ ہے۔ کہ "حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ ہر نبی جہاں فوت ہوتا ہے۔ وہیں دفن بھی ہوتا ہے۔ اگر حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر آپ کے مریدین آپ کو نبی تسلیم کرتے تو کیوں آپ کو لاہور سے قادیان لایا جاتا"۔

معترض کی سادگی

معترض صاحب کو شاید اس بات کا علم نہ ہوگا۔ یہی اعتراضات غیر احمدی علماء نے کئے۔ اور ان کا کئی مرتبہ جواب دیا گیا ہے۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ سائل کو بہت ہی قوی دلائل جتلا کر اسے مسکینان پیغام بلڈنگس نے دھوکہ دیا۔ اور اس بیچارے کو ان پر اتنا وثوق ہو گیا۔ کہ سنی سنائی بات بغیر تحقیق کے اخبار میں شائع کرنے کی اسے جرأت ہو گئی۔ حالانکہ یہ سوال تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہیں۔ جنہیں ادنے تامل سے ایک معمولی اور موٹی عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔ اب معترض صاحب کو اگر ان کی غرض ان سوالات سے تحقیق حق نہیں جواب سنکر جو ندامت ہوگی۔ اس کا اندازہ شاید وہی لوگ کر سکیں گے۔ جن کی نگاہیں اس گھڑی آثار ندامت کو ان کے چہرے سے خود ملاحظہ کرینگی۔

مفہوم حدیث

سائل نے پہلے تو مفہوم حدیث ہی غلط سمجھا ہے۔ یا اسے ایسا بنلایا گیا ہے۔ حالانکہ حدیث کے الفاظ صاف طور پر اس بات کو واضح کر رہے ہیں۔ کہ حضورؐ فرماتے ہیں۔ کہ ہم نبیوں کا گروہ نبوۃ ورثہ میں نہیں پاتے۔ اور نہ ہی آگے نبوت وراثتاً جاری ہوتی ہے۔ ورنہ یہ حدیث قرآن کریم کے متناقض ٹھہریگی۔ کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ورث سلیمان داوود (سورۂ نحل ع ۹ پ ۱۹) ترجمہ۔ وارث ہوا سلیمان داؤد کا۔ نیز حضرت سلیمان کا وارث ہونا تاریخی طور پر بھی متحقق ہے علاوہ ازیں حضرت ذکریا علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ اے میرے مولیٰ مجھے بیٹا دے۔ جو میرا وارث ہو اور آل یعقوب (مریم ع ۱ پ ۱۶) میرا وارث ہو اور آل یعقوب کا وارث ہو۔ کیا اگر نبیوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ تو حضرت ذکریاؑ نے جو دعا کی ہے۔ وہ آپ کے نزدیک درست نہیں۔ اور کیا حضرت داؤد و حضرت سلیمان علیہما السلام آپ کے نزدیک نبی نہیں۔ آپ نے جو مفہوم اس حدیث کا بیان کیا ہے۔ وہ اگر درست تسلیم کر لیا جائے۔ تو قرآن کریم پر بھی دھبہ آتا ہے۔ کہ اس کی تعلیم معاذ اللہ کامل نہیں۔ جبکہ اس نے تمام قانون وراثت کو بیان کیا۔ تو کیا وجہ ہے کہ اس نے اس میں یہ بات بیان کی۔ اس کے علاوہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ اور حضرت ابن عباسؓ جیسے جلیل القدر صحابہ اور حضورؐ کی لخت جگر کے اخلاق و علم پر بھی دھبہ آتا ہے۔ کہ انکو اتنی بات بھی معلوم نہ تھی۔ کہ نبیوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ اور خواہ مخواہ کا جھگڑا کیا۔

آنحضرت صلعم نے اپنے والد محترم کی وراثت پائی،

ایک اور زبردست بات جو اس امر پر روشنی ڈالتی ہے۔ وہ خود حضورؐ کا وراثت پانا ہے۔

کیا آپ بتائیں گے۔ کہ حضرت خدیجہؓ کی وفات پر آپؐ نے حضرت خدیجہؓ کا ترکہ نہیں لیا۔ نیز معتبر تواریخ میں اس امر کا ذکر ہے۔ کہ آپؐ کے والد محترم کا ترکہ رہا جو آپ نے لیا۔ جیسا کہ لباب الاخبار کے صفحہ ۲۳ پر لکھا ہے۔ کہ "ولم یترک لہ والدہ من المال الا خمس جمال وبعض لغاج وجاریۃ ویروی اقل من ذالک" نہیں ترکہ چھوڑا آپؐ کے لئے آپؐ کے والد نے کسی قسم کے مال سے سوائے پانچ اونٹوں اور بعض دنبیوں اور ایک لونڈی کے۔ اور بعض روایات میں اس سے کم بیان کیا گیا ہے۔

باغ فدک

رہا یہ امر کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے باغ فدک آنحضرتؐ کے وارثوں کو نہ دیا۔ تو اس کا یہ جواب ہے۔ کہ خود حضورؐ فدک کے مالک نہ تھے۔ وہ گورنمنٹ پراپرٹی تھی۔ حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کو اس کے متعلق غلط فہمی ہوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس پر حضرت ابوبکرؓ نے انہیں سمجھا دیا۔ اور آپ سمجھ گئیں۔ اور گورنمنٹ پر اپرٹی کا کوئی مالک نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ وہ حکومت کی ملکیت ہوتی ہے۔

دوسرے سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ نیز تاریخی طور پر یہ امر ثابت شدہ ہے۔ کہ حضرت یوسف مصری فوت ہوئے۔ اور شام میں اپنے آبائی قبرستان میں دفن کئے گئے۔ (بحر الرائق)[1] آنحضرتؐ کا حجرہ مبارکہ میں دفن ہونا اس امر کی دلیل نہیں۔ کہ یہ قانون الٰہی ہے۔ اور کوئی شرعی امر ہے۔ بلکہ ایک اتفاقی امر ہے۔ جیسے کئی لوگ اپنے مردوں کو مسجدوں کے صحنوں میں دفن کرتے ہیں۔ جیسے مسجد اقصےٰ میں اس کا نمونہ پایا جاتا ہے۔ اب ایسے واقعات سے اگر کوئی غلطی سے یہ نتیجہ نکالے کہ ضرور مسجدوں میں مُردے دفن کئے جائیں۔ تو یہ اس کے اپنے فہم کا قصور ہے۔

(عبدالاحد داؤدی مولوی فاضل قادیان)

پیغام پارٹی کا ارتداد

مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام کے عقائد فاسدہ کی قرار واقعی تردید اور اس کے اپنے اقرارات سے ثبوت مسیح موعود علیہ السلام کا ثبوت جس کا آج تک جواب پیغام یا امیر پیغام نے نہیں دیا۔ نہ آئندہ دے سکیگی۔ انشاء اللہ:۔

قیمت ۱؎ صرف پچاس کاپی باقی ہیں۔

غیر مبائعین سے یک صد مطالبات

مطالبہ نمبر ۸۳

حضرت اقدسؑ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸ پر تحریر فرماتے ہیں "بعض یہ کہتے ہیں۔ کہ اگرچہ یہ سچ ہے کہ صحیح بخاری اور مسلم میں لکھا ہے۔ کہ آنیوالا عیسےٰ اس امت میں سے ہوگا۔ لیکن صحیح مسلم میں صریح لفظوں میں اس کا نام نبی اللہ رکھا ہے۔ پھر کیونکر مان لیں۔ کہ وہ اسی امت میں سے ہوگا۔

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ تمام بدقسمتی دھوکہ سے پیدا ہوئی ہے۔ کہ نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانیوالا ہو۔ اور شرف مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ صاحب شریعت نبی کا متبع نہ ہو"

محولہ بالا عبارت سے ظاہر ہے کہ حضرت اقدسؑ پر کسی نے یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ چونکہ اس امت میں سے نبی نہیں ہو سکتا۔ اور آنے والے کو آنحضرت صلعم نے صریح طور پر نبی اللہ کہا ہے اس لئے وہ اس امت کا فرد نہیں ہو سکتا۔ بلکہ حضرت عیسےٰ ناصریؑ ہی دوبارہ آئیں گے۔

اب اگر یہ واقع ہوتا۔ کہ اس اُمت میں سے کوئی نبی نہ ہو سکتا تھا۔ تو مناسب تھا۔ کہ حضرت فرماتے کہ واقعی یہ بات تو درست ہے کہ اس امت میں نبی نہیں ہو سکتا۔ اور اس حدیث کو غلط ٹھیراتے۔ کیونکہ حدیث قرآن کے مقابل پہ آجائے۔ تو ساقط ہو جاتی ہے۔ مگر آپ اس کے خلاف ان لوگوں کو دھوکہ خوردہ بیان فرماتے ہیں۔ جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ اس امت میں نبی نہیں آسکتا۔ اور ساتھ ہی ان اوہام کی بھی تردید فرماتے ہیں۔ جو بعض لوگوں کے دلوں میں جاگزیں ہیں۔ کہ نبی کے لئے نئی شریعت لانا یا کسی دوسرے نبی کا متبع نہ ہونا ضروری ہے۔

کیا حسب ارشاد حضرت اقدسؑ اگر باب نبوت کو مسدود ماننے والوں کو دھوکہ خوردہ کہا جائے۔ تو درست نہ ہوگا!

مطالبہ نمبر ۸۴

مولوی محمد علی صاحب اور آپ کے ہمنوا اس امر پر بڑا زور دیا کرتے ہیں۔ کہ آنحضرتؐ خاتم النبیین ہیں۔ بھلا خاتم النبیین کے بعد نبی کیسا۔ میں ان سے پوچھتا ہوں۔ کہ خاتم کے اگر یہی معنے ہیں۔ جو آپ بیان کرتے ہیں۔ کہ آپؐ نے نبوت کا خاتمہ کر دیا۔ اس طور سے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ تو حضرت اقدسؑ کی مندرجہ ذیل عبارت کے آپ کیا معنی کریں گے۔ حضرت نوٹس ملحقہ آریہ دھرم صفحہ ۶ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"جس کو ہم اپنی پوری تحقیق سے سید المعصومین اور ان تمام پاکوں کا سردار سمجھتے ہیں۔ جو عورت کے پیٹ سے نکلے۔ اور اس کو خاتم الانبیاء جانتے ہیں۔ کیونکہ اس پر تمام نبوتیں اور تمام پاکیزگیاں اور تمام کمالات ختم ہو گئے"۔ اگر وہ معنے جو آپ خاتم کے کرتے ہیں۔ کئے جائیں۔ تو پھر تو "ظلی"، "بروزی"، "شرعی"، "غیر شرعی" "مستقل"، سب نبوتوں کا خاتمہ ہوا۔ اور اس امت سے کمالات بھی گئے۔ اور پاکیزگیاں بھی کافور ہوئیں۔ ان حالات میں اگر کہا جائے کہ آپؐ پر سخن فہمی ختم ہے۔ تو میرے خیال میں آپ کسی اور کو بات بھی نہ کرنے دیں۔

پیغامی حضرات بتائیں۔ کہ کیا واقعی آپ جہاں نبوت سے امتہ خیر البشر کو محروم قرار دیتے ہیں وہاں آپ یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ یہ امت دیگر کمالات اور پاکیزگیوں سے بھی محروم ہے۔

مطالبہ نمبر ۸۵

حضرت اقدس مواہب الرحمٰن صفحہ ۶۷ پر تحریر فرماتے ہیں اور بعینہٖ اس عبارت کو مولوی محمد علی صاحب نے صفحہ ۲۱۳ النبوۃ فی الاسلام میں نقل کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"ونعتقد بانہ لا نبی بعدہ الا الذی ھو من امتہ ..... ممن کان من النبی

---

[1] یہی مضمون شمائل ترمذی صفحہ ۲۸ حاشیہ نمبر ۱۲ پر یوں لکھا ہے۔ "ویشکل ھذا بنقل موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام من مصر الی فلسطین"، کہ اس حدیث پر یہ اعتراض پڑتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام حضرت یوسفؑ کی ہڈیاں مصر سے فلسطین لیگئے۔

نوٹ:۔ میرے بھائی صاحب کو حدیث ہی غلط بتائی گئی ہے حالانکہ حدیث کے یہ الفاظ نہیں۔ جو انہوں نے پیغام میں درج کئے ہیں۔ منہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وفی النبیؐ فانما ھو لانہ فی اتم مقام الفناء ..... وھذا ھو الحق الذی یشھد علی برکات نبینا ویراہ الناس حسنہ فی حلل التابعین الفانین فیہ بکمال المحبۃ والصفاء" اس کا ترجمہ مولوی محمد علی صاحب کے الفاظ میں نقل کرتا ہوں۔ آپ اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔

"اور ہم اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ مگر جو آپ کی امت سے ہو۔ پس جو شخص نبی سے ہو اور نبی میں ہو پس وہ تو وہی ہے۔ کیونکہ اتم مقام فناء میں ہے۔ اور یہ وہ حق ہے۔ جو ہمارے نبی کے برکات پر شہادت دیتا ہے۔ اور لوگوں کو اس کا حسن ان لوگوں کے پیرایہ میں دکھاتا ہے۔ جو اس کی پیروی میں فنا ہو چکے ہیں[1]۔ کمال محبت اور صفائی کے ساتھ۔"

حضرت اقدس کی مذکورہ بالا عبارت سے صریح طور پر معلوم ہو رہا ہے۔ کہ آپ نے آنحضرت صلعم میں فنا ہو کر نبی کا ہونا جائز رکھا ہے۔ اور ساتھ ہی جمع کے صیغے رکھ کر یہ بھی واضح کر دیا ہے۔ کہ اس امت میں ایسے وجود کئی ہو سکتے ہیں۔ کیا ایسی صریح اور واضح عبارت کا پیغامیوں کے پاس کوئی جواب ہے۔ جو نبوت بعد خیر البریہ کو ممنوع قرار دیتے ہیں۔ اور اس حق کو چھپاتے ہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان اور آپؐ کے کمالات پر شاہد ہے۔

مرطالیہ نمبر ۸۶

ڈائری بدر لاہور ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء ظہر۔ ایک شخص سرحدی آیا۔ بہت شوخی سے کلام کرنے لگا۔ اس پر فرمایا۔ میں نے اپنی طرف سے کوئی اپنا کلمہ نہیں بنایا۔ نہ نماز علیحدہ بنائی ہے۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو دین و ایمان سمجھتا ہوں۔ یہ نبوت کا لفظ جو اختیار کیا گیا ہے۔ صرف خدا کی طرف سے ہے۔ جس شخص پر پیشگوئی کے طور پر خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی بات کا اظہار بکثرت ہو۔ اوسے نبی کہا جاتا ہے۔ خدا کا وجود خدا کے نشانوں کے ساتھ پہچانا جاتا ہے۔ اسی لئے اولیاء اللہ بھیجے جاتے ہیں۔ مثنوی میں لکھا ہے۔

آں نبی وقت باشد اے مرید محی الدین ابن عربی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ حضرت مجدد نے بھی یہی عقیدہ ظاہر کیا۔ پس کیا سب کو کافر کہو گے یاد رکھو کہ یہ سلسلۂ نبوت قیامت تک جاری رہیگا۔"

اگر حضرت کی حیثیت محض ایک مجدد کی ہوتی۔ آپؑ نبی نہ ہوتے تو یہ امر تو غیر کے نزدیک بھی مسلم ہے۔ آپؑ پر اعتراض کیوں ہوتا۔ پھر آپؑ اگر نبی نہ تھے۔ تو اس کے کیا معنی ہوئے۔ کہ آں نبی وقت باشد آپ صاف کہہ دیتے کہ میں نبی نہیں۔ مگر آپ نے اپنی نبوت پر اکابر امت کی شہادت پیش فرما کر معترض کی تسلی کی۔ بتائیے اس کا کوئی جواب آپ کے پاس ہے؟

(عبدالاحد داتوی مولوی فاضل قادیان)

خلافت محمودیہ اور مصلح موعود

مولوی محمد علی صاحب امیر المنکرین نے ایک رسالہ مصلح الموعود شائع کر کے حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیشگوئی کی تکذیب میں جو مصلح موعود کے متعلق تھی ناخنوں تک زور لگایا تھا۔ خدا کے فضل سے رئیس المنکرین کے اس رسالہ مردود کی کما حقہٗ تردید کر کے آفتاب نصف النہار کی طرح حضرت فضل عمر خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ کا مصلح موعود اور خلیفہ برحق ہونا عاجز پبلیشر فاروق نے اس رسالہ میں ثابت کیا ہے اور اس کے ساتھ وہ اشتہار اور تحریرات مندرجہ کتب حضرت اقدسؑ یکجا جمع کر شامل کر دی ہیں جنکا مصلح موعود سے تعلق تھا۔ تاکہ جس اشتہار یا عبارت کا حوالہ اصل مضمون میں دیا گیا ہے اسکو اصل اشتہارات میں بچشم خود پڑھ کر ناظرین تسلی کر لیں۔ اس کتاب کا جواب آجتک پیغام پارٹی سے نہ بن آیا۔ اسکے چند نسخے باقی ہیں۔ احباب جلد فائدہ اٹھائیں۔ قیمت ۸ر محصول ڈاک ۳ر ہے۔ (پتہ) مینجر فاروق بک ایجنسی قادیان (پنجاب)

مولوی محمد علی صاحب اور پردہ

مولوی محمد علی صاحب نے ۱۳ر جولائی کے "پیغام صلح" میں پردہ کے متعلق میری خیالات" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ جس کی بنا دو اس بیان پر رکھی ہے۔ جو ان کے متعلق ایک نوجوان شیخ عبدالغفور صاحب نے پیش کیا تھا۔ اور جس میں ذکر تھا۔ کہ مولوی صاحب نے ان سے کہا "میرا دل بھی چاہتا ہے۔ کہ عورتیں ننگے منہ پھریں۔ مگر مجھ میں اتنی طاقت نہیں۔ کہ میں اسے برداشت کر سکوں۔"

اگرچہ مولوی صاحب نے اس مضمون میں اپنا عقیدہ یہی بیان کیا ہے۔ کہ عورتوں کو ننگے منہ پھرنا چاہیئے۔ اور جو بات ان کے متعلق شیخ عبدالغفور صاحب نے بیان کی تھی۔ اس کی تردید نہیں کی۔ بلکہ تائید کی ہے لیکن مجھے یہ دیکھ کر بہت ہی افسوس ہوا۔ بجائے اسکے کہ وہ اپنے اس عقیدہ کے متعلق قرآن اور حدیث سے دلائل دیتے۔ اور اس بحث کو پردہ کی حدود تک محدود رکھتے انہوں نے اپنے خلاف عقیدہ رکھنے والوں پر نہایت کمینہ اور رذیلانہ حملے کئے ہیں میں مولوی صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ کیا دنیا میں کسی شرعی مسئلہ کے حل کا یہی شریفانہ طریق ہے۔ جو انہوں نے اختیار کیا ہے کہ اصل مسئلہ کو چھوڑ کر مخالف کی ذاتیات پر جھوٹے اور کمینہ الزام لگائے جائیں۔

مولوی صاحب نے اپنی کمینگی کا انتہائی مظاہرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"میں اس کو ایک نہایت مذموم فعل سمجھتا ہوں۔ کہ باہر لوگوں کو یہ فتویٰ دیا جائے۔ کہ عورت کا غیر محرم مرد کے سامنے منہ کھلا رکھنا قرآن کریم کے خلاف ہے۔ اور گھر کے اندر اس بات سے بھی شرم نہ کی جائے۔ کہ بیسیوں اور

---

[1] فانین کے اصل معنی ہیں۔ فنا ہونے والے مگر مولوی صاحب نے دانستہ یا غلطی سے اس کا ترجمہ فنا ہو چکے ہیں کیا ہے۔ منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سینکڑوں مرد بنیاں کھلے منہ ہی نہیں بلکہ اپنے محاسن کو ظاہر کئے ہوئے پیر صاحب کے ارد گرد پھر رہی ہوں۔ اور پیر صاحب ان میں بیٹھ کر خوش ہوں۔ بلکہ ان سے ہنسنے کھیلنے میں بھی شرم نہ کریں کیا ان کی حالت پر یہ شعر پڑھا جائے۔

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر مے کنند
چوں بخلوت میروند آں کار دیگر مے کنند

ان سطور میں تہذیب و شرافت کی جس قدر مٹی پلید کی گئی ہے۔ وہ تو ظاہر ہے۔ لیکن بزدلی کا یہ عالم ہے۔ کہ مولوی صاحب کو اتنا بھی لکھنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ کہ وہ یہ الفاظ کس کے متعلق استعمال کر رہے ہیں۔ جو کچھ انہوں نے لکھا ہے۔ اگر انہوں نے اپنی آنکھوں دیکھا تو چاہیئے تھا۔ کہ جہاں دیکھا وہاں کا ذکر کرتے۔ اور اگر نہیں دیکھا۔ تو پھر اس بے باکی بلکہ بے حیائی سے تمام پیروں اور مسلم خواتین پر حملہ کرنے کا انہیں کیا حق تھا۔ اور خاص کر اس صورت میں جبکہ وہ عورتوں کے ننگے منہ پھرنے کے حامی ہیں۔

چونکہ مولوی صاحب نے عالم مسلم خواتین کی عصمت پر حملہ کیا ہے۔ اس لئے ہر ایک باغیرت مسلمان کا حق ہے۔ کہ اس کے خلاف آواز اٹھائے۔ اس وقت میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ مولوی صاحب اس فعل کو کیسا سمجھتے ہیں۔ کہ نوجوان کنواری لڑکیاں زیب و زینت کے ساتھ ننگے منہ بلکہ ننگے سر کھلے صحن میں جس کے ارد گرد کوئی دیوار نہ ہو۔ اور جہاں تین اطراف کے راستے آکر جمع ہوتے ہوں ٹہلتی یا دوڑتی کودتی پھریں۔ اور بالفاظ مولوی صاحب مردوں کو تاڑتی تو ہیں۔

یہ میرا چشم دید بیان ہے۔ امید ہے مولوی صاحب بھی اس سے انکار نہ کرینگے۔ لیکن اگر انہیں ثبوت مطلوب ہو تو میں وہ بھی پیش کرنے کے لئے تیار ہوں۔

مولوی صاحب چونکہ عورتوں کی ضروریات میں ننگے منہ سیر کے لئے نکلنا بھی داخل فرما چکے ہیں۔ اس لئے وہ یہی جواب دے سکتے ہیں۔ کہ "نوجوان کنواری لڑکیوں کے لئے سب سے بڑی ضرورت رفیق زندگی کی تلاش ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ آنے جانے والوں کے سامنے وہ کھلے منہ پھریں۔ اور اپنے محاسن ان پر ظاہر کریں۔ یہی نہیں۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ نوجوانوں میں بیٹھکر خوش ہوں۔ اور ان سے ہنسنے کھیلنے میں بھی شرم نہ کریں"

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا کوئی شریف اور باغیرت مسلمان اس بات کو برداشت کر سکتا ہے۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہو۔ تو اپنی بے غیرتی اور دیوثی کا اظہار کرتا ہے۔ خواہ "امیر ایدہ اللہ" ہی کہلائے۔ (راقم ایک راہ رو از ڈلہوزی)

پیغام صلح کا آخری نبی نمبر

یہ مضمون جولائی کے آخری ایام میں جبکہ "نبی نمبر" کا اعلان پیغام نے بجا نہا لکھا گیا۔ مگر بوجہ عدم گنجائش فاروق کے گذشتہ پرچہ میں شائع ہو سکا۔ اب شائع کیا جاتا ہے اور مکرمی ملتانی صاحب سے معافی کا خواستگار ہوں۔ کہ مجبوراً یہ مضمون گذشتہ شاعت میں نہ نکل سکا (ایڈیٹر)

پیغام صلح نے حال میں ایک "آخری نبی نمبر" شائع کرنیکا اعلان کیا ہے۔ اس کی سرخی پڑھ کر میرے دل میں خیال گذرا۔ کہ آجکل چونکہ جناب مولوی محمد علی صاحب لاہوری جماعت کو ترقی دینے اور غیر احمدیوں کو احمدی بنانے کی پرزور تحریک فرما رہے ہیں اس لئے تعمیل ارشاد میں پیغام صلح نے یہ نمبر نکالنے کا ارادہ کیا ہے۔ مگر اس کی تفاصیل پڑھنے پر میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ کہ یہ نمبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق نہیں۔ بلکہ الفضل کے خاتم النبیین نمبر کی طرح ہیں یا بقول بعض احباب جس میں یہ نمبر نکالا جا رہا ہے۔ اور اس کے لئے "آخری نبی نمبر" جیسا غیر موزون اور ثقیل جملہ بھی محض الفضل کے موزون جملہ کے جواب میں "تیرے سر پر کولھو" کے طور پر گھڑا گیا ہے۔ ورنہ وہ بھی خاتم النبیین نمبر رکھکر میرے جیسے سادہ لوگوں کو اس قسم کی غلط فہمی سے محفوظ رکھ سکتے تھے۔ کیونکہ آخری نبی تو بقول جناب مولوی محمد علی صاحب امیر قوم لاہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں نہ کہ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم۔ جیسا کہ مولوی محمد علی صاحب ریویو جلد ۱ صفحہ ۹ پر فرماتے ہیں۔

"پیشگوئی کے بیان میں اوپر یہ ذکر آچکا ہے۔ کہ نبی آخر زمان کا ایک نام دجل من ابناء فارس بھی ہے" پھر ریویو جلد ۶ صفحہ ۹۹ پر فرماتے ہیں۔ کہ "ان ابتدائی اور خارجی امور کے فیصلہ سے اب ہم اس حالت میں ہو گئے ہیں۔ کہ اس نبی آخر زمان کی تصدیق کو سمجھنے کے لئے اندرونی شہادت پر غور کریں" پھر ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

"یہ تمام پیشگوئیاں اس امر میں متفق ہیں۔ کہ پیغمبر آخر زمان کا نزول ایسے زمانہ میں ہوگا۔ جبکہ دنیا پرستی وغیرہ جمع ہو جائے گی" پھر ریویو جلد ۶ صفحہ ۸۳ پر فرماتے ہیں "چونکہ یہ فتنہ ہر چہار اکناف میں پھیل چکا ہے۔ اس لئے یہی وہ آخری زمانہ ہے۔ جس میں موعود نبی کا نزول مقدر تھا"

پس میں ایڈیٹر پیغام صلح کو ہمدردانہ رنگ میں مشورہ دیتا ہوں۔ کہ آپ بے شک خاتم النبیین نمبر ہی نام رکھیں۔ یہ نمبر ضرور نکالیں۔ آپ ہی کیا بلکہ کل اسلامی اخبار اس موضوع پر خاص نمبر نکالیں۔ اور نکالتے رہیں۔ تا وقتنا لک ذکرک کی پیشگوئی کی صداقت دنیا پر ظاہر ہو۔ مگر الفضل سے ڈر کر غیر موزون اور پھر ایسا دھوکہ دہ نام نہ رکھیں۔ اور مزید براں ممکن ہے کہ جناب مولوی محمد علی صاحب بھی آپ کو اس بارہ میں ڈلہوزی سے مناسب تنبیہ کرینگے۔ کہ میں تو آخری نبی حضرت مرزا صاحب کو مانتا ہوں۔ اور تم اس نام کو حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پرچہ پال کر کے کیوں نفاق کا بیج بوتے ہو۔

اس کے بعد کسی موقعہ پر پیغام صلح کا آخری نمبر بھی شائع کریں جس میں اپنی جماعت کے ان خصوصی عقائد کا ذکر بالتفصیل کریں۔ جو دو ڈیڑھ سال قبل ایک سوتنہ رکن کی تحریک پر احمدیہ بلڈنگ کی ایک خاص مجلس میں قرار دیئے گئے تھے کہ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہیئے۔ غیر احمدیوں کو لڑکیاں نہ دی جائیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس کے بعد حضرت مولوی محمد علی صاحب کے عقائد دربارہ نبوت حضرت مسیح موعودؑ کو تفصیل وار اور مدلل طور پر درج کیا جاوے جو وہ قادیانی زندگی میں ارقام فرما چکے ہیں۔ "ہندوستان کا مقدس نبی میرزا غلام احمد قادیانی ریویو جلد ۳ صفحہ ۱۱۱ مسیح موعودؑ "فارسی الاصل نبی" ریویو جلد ۶ صفحہ ۹۶ مسیح موعودؑ "برگزیدہ رسول" ریویو جلد ۳ صفحہ ۶۹ ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ کے مصداق حضرت مرزا صاحب ریویو جلد ۵ صفحہ ۱۸۳ وغیرہ وغیرہ بیسیوں حوالجات سے جو متعدد مرتبہ قادیانی جماعت کی طرف سے پیش کئے جا چکے ہیں۔ اپنے مضامین کو مزین کریں۔ آپ کو کوئی ضرورت نہیں۔ کہ آپ خواہ مخواہ کسی کے ساتھ دست و گریباں ہوں۔

حضرت مولوی محمد علی صاحب کی تحریرات ماضیہ ہی آخری نبی نمبر کے لئے کافی و وافی ہیں ۵

مراد ما نصیحت بود و کردیم

(آپ کا غمگسار فخر ملتانی)

النبوۃ فی خیر الامۃ اس لاجواب کتاب میں قرآن مجید سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ بعد آنحضرت صلعم امت محمدیہ میں نبوۃ ہو سکتی ہے۔ اور حضور مسیح موعودؑ نبی برحق تھے۔ اس میں آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وآیت الیوم اکملت لکم دینکم کی بحث اس طرز پر پوری تفصیل سے کی گئی ہے کہ اس شرح و بسط کی تیرہ سو برس آجتک کسی کتاب میں یہ بحث نہ ملے گی یہ رسالہ غیر احمدیوں کی مقابلہ میں ایکہزار روپیہ کے انعام پر شائع کر کے بہت غیر احمدی علماء کو بھی کہا مگر کسی مسلم و مشہور عالم نے جواب دیا اور نہ آئندہ دے سکیں گے۔ یہ رسالہ پیغام پارٹی کیلئے بھی کاری حربہ ہے۔ (قیمت صرف ۸ر محصول ڈاک علاوہ)

مولوی محمد علی صاحب کا جھوٹا دعوےٰ

(از بشیر احمد صاحب صادق گجراتی)

لاہوری جماعت کی طرف سے ایک کتاب سیرت مسیح موعودؑ کے نام سے شائع ہوئی تھی۔ جس کے دوسرے باب صفحہ ۷ سطر ۴ میں یہ فقرہ لکھا ہے "اور باوجودیکہ وہ آج ہم میں نہیں۔ لیکن بے شمار دل اس کے نام پر جانیں فدا کرنے کو طیار ہیں"

ظاہر الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ لاہوری جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام پر جانیں فدا کرنے کو طیار ہے۔ آؤ ذرا خود سے دیکھیں کہ یہ دعویٰ کس حد تک صحیح ہے ایک معمولی سمجھ کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر ایک جماعت یہ دعویٰ کرے۔ کہ وہ اپنے مرشد کے نام پر جان فدا کرنے کو طیار ہے۔ تو اس پر لازم آتا ہے۔ کہ وہ اپنے مرشد کے حکم کے خلاف کوئی بات نہ کرے۔ لیکن جب ہم مولوی محمد علی صاحب کے ان عقائد پر غور کرتے ہیں۔ جو انہوں نے یکم مارچ ۱۹۲۷ء کو شائع کئے تھے۔ تو اس تمام دعویٰ کی دھجیاں اڑ جاتی ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔

"مسلمانوں کی تکفیر کو ہم سب سے بڑھکر قابل نفرت فعل سمجھتے ہیں۔ اور جو لوگ کسی مسلمان کی یا کسی جماعت کی تکفیر کریں۔ ان سے اظہار نفرت کے طور پر ہم ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ خواہ ایسے مکفر احمدی ہوں۔ یا دوسرے لوگ اور جو لوگ تکفیر کے فتووں سے متنفر ہیں۔ انکے پیچھے ہم نماز پڑھ لیتے ہیں۔ خواہ وہ احمدی ہوں۔ یا دوسرے مسلمان"

اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت بھی ملاحظہ ہو۔

ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد کے نام حضرت مسیح موعودؑ کا خط

"خان صاحب! آپکا یہ خیال ہے کہ ہزارہا آدمی جو میری جماعت میں شامل نہیں کیا وہ استبازوں سے خالی ہیں۔ تو ایسا ہی آپ کو یہ خیال بھی کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ ہزارہا یہود و نصاریٰ جو اسلام نہیں لائے۔ کیا وہ راستبازوں سے خالی تھے۔ بہرحال جبکہ خدا نے مجھ پر ظاہر کیا ہے۔ کہ ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے"

(ذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۲۳)

اور حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۸۸ میں فرماتے ہیں۔

"یہ عجیب بات ہے۔ کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ خدا تعالےٰ کے نزدیک ایک ہی قسم ہے۔ کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا۔ وہ مجھے اس وجہ سے نہیں مانتا۔ کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ خدا پر افترا کرنیوالا سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہے"

ان عبارات سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ مولوی صاحب حضرت صاحبؑ کی تعلیم کے سراسر خلاف ہیں۔ کیونکہ حضرت صاحبؑ یہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ جو لوگ آپ کو نہیں مانتے وہ اسوجہ سے نہیں مانتے۔ کہ وہ آپ کو مفتری قرار دیتے ہیں۔ اور خدا پر افترا کرنے والا سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہے۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ہم مسلمانوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی تکفیر کرنے والے کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ سو مولوی محمد علی صاحب بتلائیں کہ وہ اپنی تحریر کے مطابق حضرت صاحبؑ کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

پھر مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ "ہم ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ جو تکفیر کے فتووں سے متنفر ہے۔ خواہ وہ احمدی ہو یا کوئی اور مسلمان"۔ مگر حضرت اقدس اخبار البدر ۱۳ر اپریل ۱۹۰۸ء میں فرماتے ہیں۔

"اگر وہ منافقانہ رنگ میں ایسا نہیں کرتے۔ جیسا کہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ یا مسلمان اللہ اللہ یا برہمن رام رام تو وہ اشتہار دیدیں۔ کہ ہم نہ مکذب ہیں اور نہ مکفر بلکہ آپ کو نیک بزرگ ولی اللہ سمجھتے ہیں۔ اور مکفرین کو اس لئے کہ وہ ایک مومن کو کافر کہتے ہیں۔ کافر جانتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہو۔ کہ وہ سچ کہتے ہیں۔ ورنہ ہم ان کا کیسے اعتبار کر سکتے ہیں۔ اور کیونکر ان کے پیچھے نماز کا حکم دے سکتے ہیں"۔

حضرت صاحبؑ فرماتے ہیں۔ کہ اگر وہ اشتہار دیدیں۔ کہ ہم آپ کو ولی اللہ اور نیک بزرگ سمجھتے ہیں۔ اور کافر کہنے سے توبہ کرتے ہیں۔ تو ہم ان کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں

مولوی محمد علی صاحب بتلائیں۔ کہ انہوں نے کونسا اشتہار اس مضمون کا پڑھا ہے۔ جس میں غیر احمدیوں نے حضرت صاحبؑ کو کافر کہنے سے توبہ کی ہو۔ اور آپؑ کو ولی اللہ قرار دیا ہو۔ اگر مولوی صاحب ہم کو اس مضمون کا اشتہار دکھا دیویں تو تب ہم مان لیں گے۔ کہ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز جائز ہے۔ اور آجکل مسیح موعود علیہ السلام سے قسم سے محبت ہے؟

فاروق] دوستو یہ کوئی معمولی اخبار نہیں ہے۔ بلکہ یہ اسلام کا ایک پہلوان ہے۔ جو خدا کے فضل سے ہر میدان میں دشمن اسلام کا مقابلہ کر کے اس کو نیچا دکھاتا ہے۔ احباب اسکی خریداری کی طرف متوجہ ہوں کوئی دوست کوتاہی نہ فرماویں۔ (ایڈیٹر)

ایم اے اینڈ کو کی گلفشانی

یہ گماں مت کر کہ تیری بدگمانی ہے معاف
قرض ہے واپس ملیگا تجھ کو یہ سارا اُدھار

ناظرین فاروق کے لئے حضرت امیر پیغام ایدہ اللہ" اور آپ کے ہمنواؤں کی چند خاص مہربانیوں اور تازہ شیرین بیانیوں کے نمونے پیش کر کے جناب ممدوح کے اخلاق فاضلہ اور اوصاف حمیدہ کا اظہار کرتا ہوں۔ اور انصاف ناظرین پر چھوڑتا ہوں۔ کہ اس ظلم ناروا کے بعد جناب "امیر ایدہ اللہ" مولوی محمد علی صاحب ہداہ اللہ اور آپکے متعلقین کو مبائعین سے کس سلوک کی امید رکھنی چاہیئے۔ یعنے اگر ہم مظلوم ہو کر ظالم کو جواب دیں۔ تو کیا ہمارا حق نہیں کہ ہم بھی زبان ہلائیں۔ اور جناب ممدوح کو کچھ محسوس کرائیں۔ کہ دوسرے کے دل پر آپ کی شیرین کلامی بھی یہی اثر کرتی ہے۔ جس کا جناب کو کچھ احساس ہوا ہے۔ حضرت "امیر ایدہ اللہ" اپنے جذبات سے اسقدر برانگیختہ ہوتے ہیں۔ کہ حضرت محمود خالق محسود خلائق ایدہ اللہ بنصرہ کا نام بھی اگر کسی کاغذ پر لکھا ہو مینجر ایم اے اینڈ کو کے سامنے آجائے۔ تو آپ آپے سے باہر ہو کر ایسے بدحواس ہوتے ہیں۔ کہ محل بے محل اپنے بخار اور دل کے غبار کو نکالے بغیر رہ نہیں سکتے۔ آپ کا طرز بیان ماشاء اللہ ایسا دلکش اور پسندیدہ ہوتا ہے۔ کہ اہل پیغام بے بس ہو کر کہہ اُٹھتے ہیں ؎

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

بھلا جب آپ ایسے فضل و رحمانش ہوتے دکھائی دیں۔ تو پھر آپ کے قریبی اور "مولانا" کہنے والے کیسے نچلے بیٹھ سکتے ہیں۔ ان کا تو ہمہ تن فی النار ہو جانا لازمی ہے۔

اہل پیغام کی گلفشانیاں

چنانچہ کسی نے فرمایا

بلا کانپوری کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پرانا مرید ظاہر کر کے اس کی طرف سے ایک نہایت ہی بیہودہ اور مہمل خط بنام حضرت اولوالعزم فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ شائع کیا ہے۔ جس میں سے اس کی دریدہ دہنی کے چند نمونے نقل کرتا ہوں۔ سارا خط تو دیکھنے سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ وہ حضرت خلیفۃ ثانیؓ کو لکھتا ہے کہ

"وہ آپ کو تو صرف ایک رٹ لگی ہوئی ہے۔ کہ مرزا صاحب کو خدا نے نبی کہا ہے"۔ جس طرح عیسائی دھوکہ میں پڑ گئے ہیں۔ اسیطرح آپ بھی ڈوب گئے"۔ "حیف ہے آپ کے ایمان پر"۔ "حیف ہے آپ کے علم پر"۔

"آپ کے ہاں جو مولوی ہیں وہ بھی ہمکم پرست ہیں"۔ "وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ آپ غلطی پر ہیں۔ مگر انکو اپنے حلوے مانڈے سے مطلب ہے"۔ (پیغام ۲۴ر جولائی ۲۸ء صفحہ)

"ہمنے قادیانی جماعت کی جس توبہ کا ذکر کیا تھا۔ وہ صرف اس جلوت سے تعلق رکھتی ہے جو ۱۲ر جون کو پبلک جلسوں میں دیکھی گئی۔ خلوت کا حال اس سے علاوہ ہے۔ جس کو توبہ کے نام سے موسوم کرنا ایسا ہی ہے جیسے کسی دیانتدری کو بہشت میں داخل کرنا"۔ (ر ر صفحہ)

"کس طرح ان لوگوں نے جو شخصی محبت کی رو میں بہے چلے جا رہے ہیں۔ اپنی آزادی کو ایک شخص کے ہاتھ پہ فروخت کر کے قرآن کریم اور مسیح موعود کی تعلیم کو پس پشت ڈال دیا ہے"۔

"یہ بعینہٖ ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص پیر کو شراب پیتے ہوئے دیکھے۔ اور کہدے کہ ہمیں شراب نظر آتی ہے۔ ورنہ دراصل شراب انہیں پیر صاحب کے ہونٹوں سے جب یہ لگتی ہے تو خالص دودھ بنجاتی ہے"۔

(پیغام ۲ر جولائی صفحہ)

"معزز سامعین قادیان کو اگر آج حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح موعودؑ کی سمجھ آئی ہے۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ آپ کی نعش کو یہاں لاہور احمدیہ بلڈنگس میں لاکر دفن کر دیں۔" (" صـ۵)

حضرت "امیر ایدہ اللہ" پردہ اپنے خیالات بے پردہ کرتے ہوئے اپنی شرافت کی اس طرح پردہ دری کرتے ہیں کہ

"ان لوگوں سے جو مفتی اور پیر کہلاتے ہیں۔

(یہ اشارہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف ہے۔) اور یہ فتویٰ دیتے ہیں ناجائز ہے۔ کہ عورت اپنے چہرے کو سوائے ان مَردوں کے جن کا ذکر سورۂ نور میں ہے۔ کسی دوسرے کے سامنے کھلا رکھے یہ دریافت کرتا ہوں۔ کہ وہ خود کس حکم پر عامل ہیں۔ میں اس کو ایک نہایت مذموم فعل سمجھتا ہوں کہ باہر لوگوں کو یہ فتویٰ دیا جائے۔ کہ عورت کا غیر محرم کے سامنے مُنہ کھلا رکھنا قرآن کریم کے خلاف ہے۔ اور گھر کے اندر اس بات سے بھی شرم نہ کی جائے۔ کہ بیسیوں سینکڑوں مرید نیاں کھلے منہ ہی نہیں اپنے محاسن کو ظاہر کئے ہوئے پیر صاحب کے ارد گرد پھر رہی ہوں۔ اور پیر صاحب ان میں بیٹھکر خوش ہوں۔ بلکہ ان سے ہنسنے کھیلنے میں بھی شرم نہ کریں۔ کیا ان کی حالت پر یہ شعر پڑھا جائے ؎

"وہ واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر میکنند
چوں بخلوت میروند آں کار دیگر میکنند"

(پیغام ۳۱ر جولائی صـ۴)

"امیر ایدہ اللہ" کے اس اخلاق کا مظاہرہ کر کے تہذیب احمدیہ بلڈنگس کے گڑھے میں کھڑی سر پیٹ رہی ہے۔ اور حضور ممدوح کی شرافت احمدیہ ہال کے کنوئیں میں ڈوبی جا رہی ہے۔ کوئی ہے جو دونوں کو پھسلا کر "حضرت امیر قوم" کے گلے میں ڈال دے۔ سر پیٹنے اور ڈوبنے سے بچا سکے۔

پھر حضرت "رئیس المنکرین" ایک مضمون زیر عنوان "میاں محمود احمد صاحب کی عہد شکنی اور اس کی پردہ پوشی کے لئے اظہار غیظ" میں دُر افشانی کرتے ہیں۔ کہ

"میاں صاحب آپے سے باہر ہو گئے ہیں" "پریشان ہو کر اخبار کی طرف دوڑتے اور آنسو بہانے اور مریدوں کو رُلانیکا کیا موقعہ ہے"

"پہلے میاں صاحب اپنے سکرٹریوں کو سمجھائیں۔ کہ وہ چائے کی دعوت قبول کرانے کے لئے تقیہ سے کام لینا چھوڑ دیں"

"میاں صاحب کو خود طرح طرح سے اپنے عقیدہ کی پردہ پوشی کرنی پڑتی ہے"

"میاں صاحب کے مریدوں میں سے کسی حق پسند کی آواز آئے گی۔ اور اپنے مرشد کی اس ہمالیہ کے برابر بلند بد گمانی پر انہیں متنبہ کرے گی۔" (پیغام ۳ر اگست ۲۸ء)

"آجکل مقدسین قادیانی اپنی عادت مستمرہ کے مطابق سلسلہ عالیہ احمدیہ لاہور اور حضرت "امیر ایدہ اللہ" کے خلاف غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں۔ الفضل تو اس ناپاک کام میں خاص طور پر مصروف ہے۔ میاں محمود احمد صاحب بھی مغالطہ آمیز تحریریں شائع کر رہے ہیں مقدسین قادیان کی زہر کا تریاق میجر پیغام صلح سے خرید کر تقسیم کریں۔" (پیغام ۷ر اگست ۲۸ء

کریلا نیم چڑھا ڈاکٹر بشارت احمد "الفضل کی حرکت مذبوحی" کے عنوان سے ایک مضمون لکھتا ہوا کہتا ہے۔ کہ میرے مضمون سے

"محمودی کیمپ میں ہل چل مچ گئی ہے۔ غیظ و غضب اور گھبراہٹ اور پریشانی نے ایڈیٹر الفضل کے دماغ پر ایسا بُرا اثر ڈالا ہے۔ کہ سارا مضمون ہی اہمل ہو گیا ہے۔ حق کے مقابل پر باطل کی یہی حالت ہوا کرتی ہے۔"

"موجودہ خلافت قادیانی کی بنیاد شخصیت پرستی پر مبنی ہے۔ اس لئے اس شخصیت کی بو حاضر ہے۔" ؎ یہ ہے مشتے نمونہ از معاندات

امیر پیغام کا چیلنج منظور

پیغام کے "امیر ایدہ اللہ" نے بڑی جانکاہی سے ایک طویل مضمون بجواب حضرت فضل عمر ایدہ اللہ العزیز ۳ر اگست کے پیغام میں لکھکر ہمیں چیلنج دیا ہے۔ کہ

"معاہدہ کے بعد کی دونوں فریق کی تحریروں کو لے لیا جائے اور جماعت احمدیہ سے باہر تین مسلمان منصف بتراضی فریقین مقرر کر لئے جائیں وہ جس فریق کی طرف سے معاہدہ کے بعد صریح زیادتی کی ابتداء قرار دیں۔ وہ دوسرے فریق سے معافی مانگے" (پیغام صـ۴)

میں "امیر ایدہ اللہ" کو بشارت دیتا ہوں۔ کہ ان کا یہ چیلنج حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ نے منظور فرما لیا ہے۔ اور خطبہ جمعہ میں اسکا اعلان کر دیا ہے۔ مفصل خطبہ تو الفضل میں چھپ جائیگا۔ اسمیں سے منظوری چیلنج کی خوشخبری آپکو فاروق کے ذریعہ پہنچاتا ہوں۔ اور جلدی بشارت دیتا ہوں۔ کہ امیر المؤمنینؓ نے فرمایا ہے۔ کہ چار منصف میں پیش کرتا ہوں جنمیں سے دو آپکے ہمخیال غیر مبائع ہیں اور میرے مبائع اور ان میں سے دو وہ ہیں۔ جو معاہدہ کے وقت ڈلہوزی میں موجود تھے۔ یہ چاروں منصف معاہدہ سے بعد کی پہلے وہ تحریریں جو آپنے میرے متعلق لکھی ہیں۔ اور میں آپکے متعلق ملاحظہ کریں۔ پھر وہ تحریریں جو اخبار الفضل اور پیغام میں نکلتی رہیں۔ دیکھیں۔ اگر انکی رائے میں یہ ثابت ہو کہ ابتدا میری یا الفضل کیطرف سے ہوئی ہے اور زیادتی اور سختی میری تحریروں یا الفضل کی تحریروں میں ہے تو انکے اس فیصلہ کے بعد میں علی الاعلان اپنی معافی کو شائع کر دونگا۔ اور اگر الفضل یا جماعت کے کسی خاص فرد کی متعلق ابتدا اور سختی ثابت ہو تو الفضل سے اور اس فرد سے معافی منگوائیگا۔ بصورت دیگر آپکو ایسا کرنا ہوگا۔ اور وہ چار منصف یہ ہیں خان بہادر مولوی غلام حسن صاحب پشاوری غیر مبائع میر عبدالجبار شاہ صاحب سابق بادشاہ سوات غیر مبائع۔ خان دلاور خانصاحب اسسٹنٹ کمشنر سابق غیر مبائع عالی مبائع اور مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے اور اگر یہ منصف منظور نہ ہوں۔ تو سر اقبال اور سر عبدالقادر بالمقابہ اس فیصلہ کیلئے اسیطرح مقرر کر لیں پھنکے ساتھ میری طرف سے میاں بشیر احمد صاحب ہونگے۔ اور اپنی طرف سے آپ ایک آدمی نامزد کر دیں اور وہ دو وکیل دونو طرف سے تحریرات کو پیش کرنیوالے ہونگے۔ یہ ہے منظوری چیلنج اب "حضرت ایدہ اللہ" فرمائیں کیا صلاح ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

وصیت نمبر ۲۸۸۵

میں مرزا احمد بیگ ولد مرزا فتح بیگ قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۰۲ء ساکن پٹی تحصیل قصور ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۵/۲۸ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے ۲۰/۲۲ بیگھہ اراضی واقعہ موضع پٹی میں مشترکہ جائداد میری اور میری والدہ اور میرے چھ کس برادران دایک ہمشیرہ کی ہے۔ اور ۰/۰/۰ ۳۲۰۰ روپیہ رہن ہمارے پاس موضع تنگ میں اراضی ومکان رہن ہے اور جدی مکان واقعہ قصبہ پٹی میں مالیتی مبلغ ۵۰۰۰ پانچہزار روپیہ ہے۔ اور اندازاً ۰/۰/۲۵ میرے ثالث البیت کی قیمت ہے۔ اس طرح میری کل جائداد جو میرے حصہ میں آتی ہے۔ قیمتی ۰/۰/۲۰۰۰ دوہزار روپیہ ہے۔ علاوہ ازیں دو کنال زمین محلہ دارالفضل قادیان میں ہے۔ میری ماہوار آمد ۵/۸ صہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ ۲۶ ۵/۲۸

العبد

خاکسار مرزا احمد بیگ رائٹم سیکس انسپکٹر تعلیم۔

گواہ شد۔ روشن الدین ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر

گواہ شد۔ چوہدری محمد حسین سکرٹری وصایا۔

گواہ شد

حافظ محمد ابراہیم صاحب قادیانی حالوارد سیالکوٹ۔

وصیت نمبر ۲۸۸۰

میں فضل کریم ولد محمد علے قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال بیعت دسمبر ۲۴ ۱۹۰۶ء ساکن پورہ ہیران ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ مکان مالیتی قریباً آٹھ ہزار زمین ۱۸ گھماؤں واقع ماہل قیمتی ۴ ہزار روپیہ۔ لیکن میرا گذارہ صرف اسی جائداد پر نہیں۔ اس لئے میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ تازیست اپنی ماہوار آمد کا بھی دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جاویگا۔

۲۶ مئی ۱۹۲۸ء

العبد

فضل کریم بھٹی ساکنہ پورہ ہیران شہر سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ غلام محمد لوپلا مہاراں حالوارد سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ جمعدار مرزا احمد بیگ بقلم خود انسپکٹر ٹیکس۔

(ضمناً الاسلام ویب سائٹ پر بھی دستیاب ہے)

(ضلع لاہور و اسپور ریجنل شاخ کی)

اعلیٰ مشہدی لنگیاں اور پشاوری کلاہ

ہم ہر قسم کی چھوٹی بڑی مشہدی۔ پشاوری لنگیاں بحساب دو روپیہ چار آنہ فی گز اور ہر قسم کی مشہدی کناویز۔ عورتوں کے سوٹ کے لئے فی گز ۱ عہ فروخت کرتے ہیں۔ نیز کلاہ پشاوری جس قسم اور جس سائز کا مطلوب ہو بھیجا جاسکتا ہے۔ مال بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ اگر خدانخواستہ پسند نہ آئے۔ تو صرف محصول ڈاک کاٹ کر باقی قیمت واپس کر دیجائیگی۔ یا اس کی جگہ دوسری چیز بھیج دیجائیگی۔ احباب فائدہ اٹھائیں مال عمدہ اور نسبتاً ارزاں ارسال ہوگا۔

میاں محمد و غلام حیدر بازار کریم پورہ شہر پشاور

مشینری زراعتی آلات وسامان آہنی

ٹبالہ کی مشہور ومعروف چارہ کترنے کی مشین۔ آہنی رہٹ (ہرٹ) ہری اور خشک رقبہ اراضی کے لئے جھلاریں۔ زراعتی فارم کے نمونے کے آہنی ہل۔ خراس (پیل چکی) بیلنہ جات۔ چاولوں کی مشین (رائس ملز) سیویاں۔ پھینیاں بنانے کی مشین۔ بادام روغن نکالنے کی مشین وغیرہ وغیرہ منگوانے کے لئے ہماری بالتصویر فہرست طلب فرمائیے۔

علاوہ ازیں ہر قسم کی ڈھلائی لوہے پیتل وغیرہ کا کام پیٹرن نمونہ آنے پر کرایا جاتا ہے۔ ایک دفعہ آزمائش شرط ہے۔

ایم عبدالرشید اینڈ سنز جنرل سپلائرز احمدیہ بلڈنگ ٹبالہ (پنجاب)

چند قابل دید کتابیں

حق الیقین ردّ ہفوات المنافقین

کچھ عرصہ گذرا ایک شیعہ نے ہفوات المسلمین نام کی ایک کتاب تصنیف کر کے شائع کی تھی جس میں ائمہ اسلام پر نہایت نازیبا اعتراض کئے تھے۔ اس کا جواب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے نہایت لطیف اور مدلل ارقام فرما کر عامۃ المسلمین پر ایک احسان عظیم کیا ہے۔ قیمت ۱۲ر

ہستی باریتعالیٰ

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وہ معرکۃ الآرا تقریر جو حضور نے سالانہ جلسہ ۱۹۲۱ء پر بیان فرمائی۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

منہاج الطالبین

حضرت اولوالعزم فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی ان پُر حقائق پُر معارف تقریروں کا مجموعہ ہے۔ جو حضور نے سالانہ جلسہ ۱۹۲۵ء پر بیان فرمائیں۔ قیمت ۱۰ر

الواح الھدیٰ

اسلامی اخلاق۔ اسلامی تہذیب کا آئینہ ہر ایک مسلمان کہلانیوالے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کا دم بھرنیوالے کیلئے اسکا مطالعہ نہایت ہی ضروری ہے۔ قیمت ۱۲ر

ملنے کا پتہ۔ فاروق بک ایجنسی قادیان۔ پنجاب)